ابن مدنی

ملا محمد عمر مجاہدؒ کی وفات اور خطے میں بدلتی صورتحال
دارالعلوم حقانیہ اور مولانا سمیع الحق کا کردار

گزشتہ دو ہفتے افغانستان پاکستان اور مسلم دنیا پر انتہائی کربناک گزرے ، دنیائے اسلام کے دو عظیم مجاہد ملا محمد عمر اور مولانا جلال الدین حقانی کی وفات کی خبروں نے دنیا میں ہلچل مچائی ، جس کے بعد ملا محمد عمر مجاہدؒ کی وفات حسرت آیات کی تصدیق ہوگئی ، اس حوالے سے خطے میں کئی انقلابی تبدیلیوں کا امکان تھا ، دارالعلوم حقانیہ اور اس کے مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کا اس ضمن میں کیا کردار رہا ، اُس کی ایک مختصر جھلک حسب ذیل پریس ریلیز اور میڈیا رپورٹس میں ملاحظہ فرمائیں۔

ملا محمد عمر مجاہدؒ اور مولانا جلال الدین حقانیؒ کی وفات کی خبروں پر مولانا سمیع الحق کا تحریری بیان

یکم اگست (اکوڑہ خٹک) جمعیت علماء اسلام کے سربراہ اور درالعلوم حقانیہ کے چانسلر مولانا سمیع الحق نے امارت اسلامی افغانستان کے سربراہ اور افغان تحریک طالبان کے بانی امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد اور سوویت یونین کے خلاف جہاد شروع کرنے والے بنیادی پتھر اور تاریخ اسلام کے عظیم روسی جہاد کے ہیرو ، اپنے وقت کے امام شامل ، عظیم گوریلا جرنیل مولانا جلال الدین حقانی کی موت کی خبروں پر ایک بیان میں کہا ہے کہ دونوں لیڈر زندہ ہوں یا موت کا پیالہ پی چکے ہوں دونوں صورتوں میں اُن کی ذات سامراجی طاقتوں کے سامنے حمیت ، شجاعت ، جرات و بہادری اسلامی ممالک اور پوری انسانیت کے مظلوم اقوام کی آزادی اور خودمختاری کے تحفظ کے لئے ایک آئیڈیل اور سیمبل بن چکے ہیں۔ رہتی دنیا تک مسلمان انہیں محمد بن قاسم ، صلاح الدین ایوبی ، محمود غزنوی ، سلطان ٹیپو شہید اور سید احمد شہید جیسے عظیم قائدین وفاتحین کی صف میں رکھ کر ان کے لازوال کردار سے رہنمائی حاصل کرتے رہیں گے ۔ ان کی ذات کو قیامت تک امت مسلمہ کا عظیم اثاثہ اور سنگ میل سمجھا جائے گا۔ دونوں حضرات نے صیہونی اور صلیبی سازشوں سے نہ صرف افغانستان بلکہ پاکستان کی آزادی ، خودمختاری اور سالمیت کو تحفظ دیا ورنہ استعماری طاقتیں اب تک دونوں ممالک کو صفحہ ہستی سے مٹا چکی ہوتیں ، یہ دونوں شیوخ پاکستان اور افغانستان دونوں کی آزادی کے عظیم ہیرو ہیں۔ جنہیں غیور اور محسن شناس قوموں کی طرح آج پاکستان کو بھی اِن کے شایان شان خراج عقیدت میں پیش پیش ہونا

چاہیے تھا۔ جبکہ یہ سبقت کل مصر کے تحریر اسکوائر میں جمع ہونے والے ہزاروں مصریوں نے حاصل کی۔ موت برحق ہے، تاریخ بنانے والے ایسے افراد کی موت پر مشکل سے یقین کرنا پڑتا ہے، مگر ہمارے لئے ہمارے نبی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر پیش ہونے والی مثالیں بہترین رہنمائی کرتی ہیں، حضرت عمرؓ تلوار سونت کر نبی کریمؐ کی وفات کی خبر دینے والوں کے خلاف کھڑے ہوگئے مگر صدیق اکبرؓ نے انبیاء کرامؑ اور خود حضور اقدسؐ کے بارے میں ضمیر وفات کی آیت برسر اعلان کیا کہ اگر کوئی محمدؐ کی عبادت کررہا تھا تو حضورؐ انتقال پا گئے ہیں لیکن اللہ کی عبادت کرنے والوں کو معلوم رہے کہ اللہ تعالیٰ حی و قیوم ہے۔ جو کبھی مرنے والا نہیں۔ مولانا سمیع الحق نے کہا کہ اسلام میں جہاد و شہادت کا تعلق اشخاص سے نہیں مشن اور مقاصد سے ہوتا ہے۔ نبی کریمؐ کا مشن قیامت تک جاری وساری رہے گا، اسی طرح شمع رسالتؐ کے اِن دونوں سچے پروانوں ملا محمد عمر اور جلال الدین حقانی کا مشن و کردار بھی زندہ و تابندہ ہے اور رہے گا۔ دونوں کو دو سپر پاورز کے غرور و پندار کو خاک میں ملانے کے لئے زندگی کے ہر لحہ قربانیاں اور امت مسلمہ کے مضمحل رگوں میں نیا خون بن کر نئی زندگی اور نشاۃ ثانیہ بن کر رہیں گی۔ مولانا سمیع الحق نے یقین ظاہر کیا کہ کئی سالوں تک ملا عمر کی وفات اور حقانی کے بستر مرگ پر رہنے کے باوجود اِن کے جانثاروں نے شمع آزادی کو جلائے رکھا اور انہوں نے خبروں کو چھپائے رکھ کر سیاسی تدبر، اور جنگی حکمت عملی کا بہترین نمونہ پیش کیا۔ جس کی مثال تاریخ میں بہت کم ملتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج وہاں دشمن حالت نزع میں ہے اور جاں بلب ہے، اُن کے پیرو افغان مجاہدین انشاء اللہ اتفاق و اتحاد اور مکمل یکجہتی ،حکمت و تدبر سے افغانستان کو اس کے منظر مقصود آزادی اور نفاذ اسلام سے ہمکنار کریں گے۔ مولانا سمیع الحق نے کہا کہ دنیا جو بھی کہے اُن کی ذات ہم لاکھوں فرزندان حقانیہ کے لئے قابل فخر اور توشہ نجات ہے۔ مولانا جلال الدین حقانی جامعہ حقانیہ کے بانی شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے محبوب، مخلص، معتمد اور چہیتے شاگرد تھے، جنہیں دارالعلوم حقانیہ کے مسندِ درس وتدریس سے اٹھا کر سرخ سامراج سوویت یونین کے خلاف صف آرا ہونے کے لئے ان کے اپنے ملک افغانستان بھیجا، اور جہاد میں انہیں اپنے جانشین کا خطاب دیا جس کا حق انہوں نے اپنے گھر کے ایک درجن سے زیادہ مردوں وخواتین کا نذرانہ دے کر ادا کیا۔ جس میں ان کے جوانِ رعنا بیٹے اور کئی بچیاں بھی شامل ہیں، اور خود آخر وقت تک جہالت کی تمنا لئے ہوئے لوگوں کو صبر وشکر کی تلقین کرتے رہے، انہوں نے افغانستان میں بے سروسامانی کے عالم میں جہاد کی ابتداء کی اور اپنے رسولؐ کی پیروی کرتے ہوئے شاہت الوجو (چہرے مسخ ہوگئے) پڑھتے ہوئے کنکریوں اور پتھروں سے روسی ٹینکوں، بکتر بند گاڑیوں کو نشانہ بنایا۔ پیٹرول، مٹی کے تیل کی خالی بوتلوں کو بھر بھر کر کانواؤں کو نشانہ عبرت بنانے والے جلال الدین نے جہاد کی بنیاد رکھ دی۔ دونوں بڑی طاقتیں فرعونی غرور وپندار میں پوری امت کو مکھی اور مچھر سمجھ رہے تھے مگر آج

فرعون و نمرود کی طرح خود ہی سامان عبرت بنے ہوئے ہیں ۔ان مجاہدین کمانڈروں نے حالت اسلام اور پوری امت محمدیہ کی ناک کٹنے سے بچالی، محمد عربی کی لاج رکھ لی اور امت کا بھرم رکھا۔مولانا سمیع الحق نے بیان کے آخر میں پوری عالم اسلام اور بالخصوص پاکستان کے حکمرانوں اور تمام مسلمانوں کو ان کا فرض یاد دلاتے ہوئے متوجہ کیا کہ وہ عالم کفر کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اُنہیں شایان شان خراج تحسین پیش کرنے کے لئے تعزیتی اجتماعات ریفرنس اور دعائیہ تقریبات کا اہتمام کریں، تمام مدارس اور مساجد میں بھی فاتحہ خوانی کا اہتمام کریں۔اس میں پاکستان اور افغانستان اور عالم اسلام کی آزادی خودمختاری اور سلامتی کے تحفظ کے لئے دعا کریں۔ اس سلسلے میں مولانا سمیع الحق نے اعلان کیا ہے کہ دارالعلوم حقانیہ کے کھلتے ہی پانچ اگست بروز بدھ نئے تعلیمی سال کے افتتاحی تقریب میں ختم قرآن سے ایصال ثواب کیا جائے گا۔انہوں نے ملک بھر کے علماء طلباء اور عوام کو اس دعائیہ تقریب میں شرکت کی دعوت دی ہے۔

جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں ملا محمد عمر مجاہدؒ

کا تعزیتی ریفرنس اور نئے تعلیمی سال کا افتتاح

دارالعلوم حقانیہ کا نیا تعلیمی سال ۵۔اگست کو شروع ہوا، افتتاحی تقریب دارالحدیث ایوان شریعت ہال میں منعقد ہوئی۔تلاوت کلام پاک کے بعد ملا محمد عمر مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کا اہتمام کیا گیا۔حضرت مہتمم صاحب نے ترمذی شریف سے آغاز کیا اور بعد میں ملا محمد عمرؒ مجاہد اور مولانا جلال الدین حقانیؒ کی خدمات پر پرمغز بیان فرمایا اور ان کی جہادی خدمات کو سراہا گیا۔شیخ الحدیث مولانا انوار الحق صاحب نے طلباء کو جامعہ کے اصول وقوانین سے متعلق تفصیلی خطاب فرمایا جبکہ مجلس کا اختتام شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب کی فکرانگیز دعا سے ہوا۔ اس مجلس میں پاکستان سمیت افغانستان کے جید علماء کرام اور مشائخ جامعہ حقانیہ موجود تھے۔جس کی مختصر رپورٹ ملک کے مختلف اخبارات میں شائع ہوئی جو حسب ذیل ہے۔

نومنتخب امیر ملا اختر محمد منصور کی حمایت کا اعلان

تمام طالبان گروپوں سے اتحاد کی اپیل

(اکوڑہ خٹک) دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم مولانا سمیع الحق اور شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ اور دارالعلوم حقانیہ کے تمام اساتذہ ومشائخ پاکستان اور افغانستان کے ہزاروں سرکردہ علماء کی موجودگی میں افغانستان کی تحریک طالبان اور امارت اسلامیہ افغانستان کے نئے امیر ملا اختر منصور کی مکمل حمایت اور تائید کا اعلان کر دیا ہے اور تحریک میں شریک تمام افغان طلباء زعماء اور جہادی قوتوں سے اپیل کی ہے کہ وہ تمام خدشات او رتحفظات کو بالائے طاق رکھ کر اور ملا محمد عمر مجاہد مرحوم کے جانشین اور ایک جھنڈے پر متفق ہو جائیں، یہ اعلان

یہاں دارالعلوم حقانیہ کے تعلیمی سال کے افتتاح کے موقع پر درس حدیث دیتے ہوئے شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق نے کیا اور کہا کہ عالمی طاقتوں کی سازشوں سے افغانستان کی سالمیت اور تحفظ اور تاریخ کی بے مثال قربانیوں لاکھوں کی شہادت کے بچانے اور افغانستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے اس وقت کی بیرونی طاقتوں سے ملک کی آزادی کیلئے برسرپیکار قوتوں کا اتحاد لازمی ہے ورنہ دشمن کے منصوبے کامیاب ہوکر تاریخی کامیابی اور فتح کو شکست میں تبدیل کردیں گے اور انتشار اور اختلاف کرنے والوں کو تاریخ کبھی معاف نہیں کریگی۔ مولانا سمیع الحق کے تائیدی اعلان کے ساتھ ہزاروں کا مجمع خوشی سے اللہ اکبر کے نعرے بلند کرنے لگا تقریب میں افغانستان کے سینکڑوں مقتدر علماء اور اہل حل وعقد بھی موجود تھے، استاد المجاہدین ڈاکٹر مولانا شیر علی شاہ نے بھی تفصیلی خطاب کیا اور تمام فضلاء حقانیہ اور افغانستان کے علماء سے مطالبہ کیا کہ وہ سب ملک کر سیسہ پلائی دیوار بن جائیں اور نئے امیر ملا اختر منصور کی امارت پر متفق ہوکر ملک کی آزادی اور اسلام کے نفاذ کے مقدس کو تکمیل تک تقریب میں ملا محمد عمر مجاہد مرحوم کے رفع درجات کیلئے قرآن پاک کے ختم سے ایصال ثواب کیا گیا۔ اور عظیم جہادی رہنما مولانا جلال الدین کی مکمل صحت یابی کیلئے دعائیں مولانا سمیع الحق نے دعا کرائی۔ مولانا سمیع الحق نے اپنے خطاب میں کہا کہ تاریخ ملا محمد کا شمار سلطان صلاح الدین ایوبی، ٹیپو سلطان جیسے مسلم کمانڈروں میں ہوگا۔ مولانا سمیع الحق نے طلبہ کو تلقین کی کہ وہ اپنی تمام توجہ حصول علم پر مرکوز کردیں اور اپنے اندر ایثار، قربانی، ہمدردی کی صفات پیدا کریں، تقریب سے جامعہ حقانیہ کے نائب مہتمم اور وفاق المدارس العربیہ کے نائب صدر مولانا انوار الحق نے بھی خطاب کیا اور کہا کہ جامعہ حقانیہ کی بے مثال مقبولیت اس کے بانی مولانا عبدالحق اور دیگر مشائخ کے اخلاص اور للّٰہیت کا ثمرہ ہے۔ تقریب میں جامعہ کے ہزاروں طلبہ نے شرکت کی۔ اختتامی دعا مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب نے فرمائی۔

افغان سفیر جانان موسیٰ زئی کی مولانا سمیع الحق سے ملاقات
افغان وزیر خارجہ کی مولانا سمیع الحق سے فون پر بات چیت

امارت اسلامیہ افغانستان کے نئے امیر ملا اختر منصور کی مولانا سمیع الحق صاحب کی طرف سے تائید و حمایت کی خبر قومی اور بین الاقوامی پریس میں بریکنگ نیوز کے طور پر حرکت کرتی رہی۔ اس تائید وحمایت کے بعد بہت سے اہم شخصیات نے مولانا سمیع الحق سے ملاقاتیں کیں، جس میں افغان سفیر جانان موسیٰ زئی بھی ۸؍اگست کو اکوڑہ خٹک تشریف لائے اور مولانا مدظلہ سے تفصیلی ملاقات کی، اس مجلس میں براہ راست افغان وزیر خارجہ نے فون پر تفصیلی بات کی اور افغان صدر جناب اشرف غنی صاحب کا پیغام پہنچایا۔ افغان سفیر صاحب سے مولانا مدظلہ نے افغان طالبان کا موقف دوٹوک الفاظ میں پیش کیا جو ملکی اور غیر ملکی میڈیا کے ہیڈ لائنز رہیں۔ اس کی اخباری رپورٹ حسب ذیل ہے۔

(اکوڑہ خٹک) افغانستان حکومت کے پاکستان میں متعین سفیر جانان موسی زئی نے آج اکوڑہ خٹک میں جمعیت علماء اسلام کے سربراہ مولانا سمیع الحق سے ان کی رہائش گاہ پر طویل ون ٹو ون ملاقات کی اور موجودہ سیاسی صورتحال بالخصوص افغانستان کے مشکلات پر سیر حاصل گفتگو کی ، افغان سفیر کو تقریباً چار گھنٹے مولانا کے ساتھ رہے اور ظہرانے میں شرکت کی، بعد میں میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے افغان سفیر نے کہا کہ افغانستان قیام امن اور صلح میں حکومتوں کا رول اپنی جگہ لیکن اصل کردار علماء ادا کر سکتے ہیں، بالخصوص مولانا سمیع الحق جو دینی سیاسی قومی کئی حیثیتوں سے انتہائی مثبت اور بہت بڑا رول ادا کر سکتے ہیں، ایسے نازک حالات میں ہم سب کی نظریں ان کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ افغانستان کے منتخب صدر اشرف غنی اور افغان عوام کی خواہش ہے کہ مولانا صاحب امن اور صلح کی خاطر اس نازک گھڑی میں اپنا رول ادا کریں، انہوں نے کہا کہ مولانا سمیع الحق افغانستان کے تمام علماء کے استاد اور قابل احترام ہیں، ہمیں یقین ہے کہ وہ حالات کی نزاکت کا ادارک رکھتے ہیں ۔اس موقع پر مولانا سمیع الحق نے کہا کہ افغانستان اس وقت ملا محمد عمر مجاہد کی وفات کے بعد اہم موڑ پر داخل ہوگیا ہے۔ایسے حالات میں پاکستان افغانستان کے حکمرانوں اور طالبان کو تدبر اور سنجیدگی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ اور ان تینوں قوتوں کو سب سے پہلے بیرونی قوتوں سے اپنے آپ کو آزاد کرانا چاہیے۔ جب تک ہم بیرونی تسلط سے آزاد نہ ہوں تو ہم کامیابی حاصل نہیں کر سکتے ہیں۔ مولانا سمیع الحق نے افغان سفیر کو مشورہ دیا کہ وہ طالبان کو اپنے صفوں کو متحد اور درست کرنے کا موقع دیں۔ ان کے اتحاد اور اتفاق سے نہ صرف افغانستان بلکہ خطے کے سارے قوتوں کا فائدہ ہے اگر طالبان اس وقت گروپوں میں بٹ گئے تو نہ مذاکرات کا راستہ کھل سکے گا نہ امن کا اور بڑی طاقتیں افغانستان کو نہ ختم ہونے والی خونریزی کی آگ میں ڈال دیں گی، انہوں نے طالبان سے بھی اپیل کی کہ وہ فوری متحد ہوکر مثبت پرامن مذاکرات کی راہ ہموار کریں ورنہ لاکھوں شہداء کی قربانیوں سے غداری ہوگی۔ مولانا نے کہا کہ طالبان کے جائز مطالبات کو سنجیدگی سے لیا جائے اب جبکہ حکومت پاکستان اور ہم سب کی کوششوں سے طالبان نے کھلے دل سے مذاکرات پر آمادگی ظاہر کی ہے تو ساری طاقتوں کو اسے غنیمت سمجھنا چاہیے۔ مولانا نے کہا کہ اصل معاملہ تو افغان گورنمنٹ اور طالبان کا ہے ہم پاکستانی ہیں مگر استاد اور شاگرد کا جسے باپ بیٹے کے رشتہ کی طرح قابل احترام سمجھا جاتا ہے۔طالبان ملا محمد عمر کے مشن کو آگے لے کر اپنی صفوں کو منظم کریں اور اپنے اصل مقاصد کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے کوشش کریں ۔ معلوم ہوا ہے کہ ملاقات کے دوران افغان وزیر خارجہ کی بھی ٹیلی فون پر مولانا سمیع الحق سے کچھ دیر کے لئے بات چیت ہوئی جس میں دونوں طرف سے ایسے ہی جذبات کا اظہار کیا گیا۔